بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۷ محرم ۱۳۹۴ھ ۔ ۳۱ صلح ۱۳۵۳ ہش ۔ ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ صلح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۳۰ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے احبابِ جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کریں ۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بڑے بیٹے عزیز محمد احمد خاں صاحب کئی دنوں سے بیمار ہیں تمام بھائی بہنیں ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

خاکسار کو اکتوبر ۱۹۷۳ء کے وسط میں چوٹ لگی تھی اور دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے اپریشن کے ذریعہ جوڑ دیا گیا تھا لیکن کیلشیم کی کمی کی وجہ سے ہڈی کے بڑھنے کی رفتار سست ہے اِس وجہ سے ابھی تک پلستر نہیں اُتارا گیا جس کے باعث اب مَیں بہت تکلیف محسوس کر رہا ہوں ۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے اور کام والی زندگی دے ۔ آمین

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اور ان کی بیٹی نسیم فرحت پانچ چھ روز سے انفلوئنزا کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

محترمہ حمیدہ بانو خلجی صاحبہ ڈی ۔ پی ۔ ای جامعہ نصرت ربوہ ہفتہ عشرہ سے بہت بیمار ہیں قارئینِ کرام ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور استغفارِ دل کی غفلت اور سستی کا علاج ہیں

ذوق و شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ پانے کے بعد حاصل ہوتی ہے

" نماز اور استغفار دِل کی غفلت کے عُمدہ علاج ہیں ۔ نمازیں دُعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال ۔ صدق سے انسان دُعا کرتا رہے تو یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے ۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی ۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اُسی وقت نہیں کاٹ لیتا ۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے ۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا ۔ بے صبری کرنیوالے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں ۔ اگر ایک اِنسان کنواں کھودے اور بیس (۲۰) ہاتھ کھودلے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اُس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اَور بھی کھود لے تو گوہرِ مقصود پالے ۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے ۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مِل جائے تو اُس کی قدر نہیں ہوا کرتی ۔ سعدیؒ نے کیا عُمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵)

جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۵ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ امان ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۷۴ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی ۔

(سیکرٹری مجلسِ مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر ماہ صلح ۱۳۵۳ھ

مغرب میں عیسائیت کے عبرتناک انجام کا ایک خاص پہلو

انیسویں صدی عیسوی دُنیا میں مغرب کی عیسائی طاقتوں اور ان کی آڑ میں ظاہراً خود عیسائیت کے پھیلاؤ اور بڑھتے ہوئے غلبہ و استیلاء کی صدی تھی۔ اس صدی میں بر بناء ظاہر عیسائیت کو جو فروغ حاصل ہوا اس سے پہلے اسے کبھی اور کسی زمانہ میں بھی حاصل نہ ہوا تھا۔ اسی لئے کتاب الموسوم بہ "History of the Expansion of Christianity" (یعنی فروغِ عیسائیت کی تاریخ) کے مصنف نے اس کی پانچویں جلد میں لکھا:۔

"یہ جلد انیسویں صدی میں عیسائیت کے فروغ کے احوال و کوائف ہی کے تسلسل میں ہے۔ انیسویں صدی میں عیسائیت کو جو فروغ حاصل ہوا وہ اتنے پھیلاؤ اور وسعت کا حامل ہے اور اتنے اداروں، افراد اور تحریکوں نے اس میں حصہ لیا ہے اور اس سے متاثر ہونے والی اقوام اور ثقافتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ خواہ کتنے ہی اختصار سے کام لیا جائے ایک ہی جلد میں اسے بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ . . . . انیسویں صدی میں عیسائیت کو اپنے جغرافیائی پھیلاؤ اور اسکے نتیجہ میں رُونما ہونیوالی تحریکات کی وجہ سے نوعِ انسان کی تاریخ میں جو اہم اور عظیم مقام حاصل ہوا ہے وہ اسے پہلے کبھی حاصل نہ ہوا تھا۔"

انیسویں صدی میں حاصل ہونے والی ان ظاہری کامیابیوں پر عیسائی دنیا کا خوشی کے شادیانے بجانا ایک قدرتی امر تھا۔ عیسائیوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور خوب کیا لیکن انہیں اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ یہ کامیابیاں محض عارضی ہیں کیونکہ عنقریب باطنی لحاظ سے عیسائیت کے وجود کو عظیم خطرہ لاحق ہونے والا ہے۔ وہ تو اسی خیال میں تھے کہ عیسائیت اسی طرح ترقی کرتی چلی جائے گی یہاں تک کہ پورے کرۂ ارض پر ہمیشہ ہمیش کے لئے غالب ہو جائے گی۔ ان کی یقین کی حد تک پہنچی ہوئی اس خوش فہمی کا اندازہ امریکہ کے مشہور عیسائی منّاد ڈاکٹر جان ہنری بیروز کے اُن الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے جو ۱۸۹۷ء میں انہوں نے اپنے ایک لیکچر کے دوران کہے۔ انہوں نے انیسویں صدی میں عیسائیت کو دنیا کے ہر خطّہ اور ملک میں حاصل ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد کہا:۔

"وہ تمام ترقی جو انیسویں صدی میں عیسائیت کو نصیب ہوئی ہے وہ بہت سے مسیحیوں کے نزدیک پیش خیمہ کے طور پر اُن فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں۔"

(بیروز لیکچرز ص ۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

جب ڈاکٹر بیروز نے یہ اعلان کیا اُس وقت انہیں یہ علم نہ تھا کہ خدائی تقدیر حرکت میں آ چکی ہے اور آسمان پر عیسائیت کے خود مغرب میں مٹنے اور کالعدم ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے انیسویں صدی کو جس میں کہ عیسائی پادری اپنی کامیابیوں پر خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے اُس وقت تک ختم نہیں ہونے دیا جبتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث کر کے آپ سے عیسائیت کے مٹنے اور اسلام کے غالب آنیکی پیشگوئی نہ کرا دی۔ آپ نے عین اُس زمانہ میں جبکہ ڈاکٹر جان ہنری بیروز دُنیا کو عیسائیت کے غالب آنے کی "خوشخبریاں" سُنا رہے تھے خود مغرب میں عیسائیت کے ناکام ہو کر کالعدم ہونے کی نہایت زوردار الفاظ میں پیشگوئی شائع فرمائی۔ آپ نے رقم فرمایا:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ . . . میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا آقا قادر و توانا مجھے تسلّی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے، غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے، مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزا چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ بند ہو گا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔

قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا جبتک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

اِس مہتم بالشان پیشگوئی میں مغرب میں عیسائیت کے کالعدم ہونے اور اسلام کے غالب آنے کی بشارت دی گئی تھی لیکن اگر پیشگوئی کے الفاظ پر غور کیا جائے تو اِس میں عیسائیت کے مٹنے اور اسلام کے غالب آنے کے درمیان ایک اور دَور کی خبر بھی موجود ہے اور وہ ہے دہریت اور لامذہبیت کے عارضی دَور کی خبر۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اہلِ مغرب عیسائیت سے بیزار ہونے کے بعد بیابانوں میں رہنے والوں اور تمام تعلیموں سے غافل لوگوں کی طرح ہو جائیں گے یعنی کوئی دین مذہب ان میں باقی ہی نہیں رہے گا یعنی وہ بکلّی لامذہب بن جائیں گے۔ پھر فطرت کے زیر اثر انکے اندر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُسکی توحید کا احساس بیدار ہو گا اور اس احساس کے بیدار ہوتے ہی وہ دیوانہ وار اسلام کی طرف دوڑیں گے اور اسلام کی عافیت بخش گود میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔ چونکہ اِس میں عیسائیت کے ختم ہونے کے بعد دہریت اور لامذہبیت کے عارضی دور کی خبر بھی مضمر تھی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو یورپ میں عیسائیت کے انحطاط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عیسائی مذہب کی عمارت تو گرنی شروع ہو گئی ہے۔ عنقریب سوائے پادریوں کے اَور سب لامذہب کہلائیں گے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۸۷)

اب کون کہہ سکتا ہے کہ یہ پیشگوئی پُوری نہیں ہوئی۔ ایک دنیا جانتی ہے اور یہ حقیقت کھلی ہوئی کتاب کی طرح سب کے سامنے ہے کہ اب مغرب میں عیسائیت کالعدم ہو چکی ہے اور سوائے پادریوں کے سب لامذہب بن چکے ہیں۔ اِس کے بعد وہ وقت آنے والا ہے کہ جب ان کا بڑے زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہو گا۔ کیونکہ جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کی شکل میں وہاں اسلام کا آسمانی حربہ شروع ہو چکا ہے وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کُند ہو گا جب تک دجّالیت کو جس نے لامذہبیت کا رُوپ دھار لیا ہے پاش پاش نہ کر دے، جب وہ وقت آئے گا تو خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ اور سچائی یعنی حقیقی اسلام کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور مغرب کی سرزمین کو اپنے حقیقی اور واحد و یگانہ ربّ کے نُور سے منوّر کر دکھائے گا۔

درخواست دُعا

کیمبل پور۔ (بذریعہ تار)۔ مربی سلسلہ احمدیہ مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد نے اطلاع دی ہے کہ کیمبل پور کے پُرانے احمدی میاں عزیز محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سخت بیمار ہیں۔ وہ درخواست کرتے ہیں کہ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور شفقت علیٰ خلق اللہ

(تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

(۲)

حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست بناتا ہے۔ اس کو اپنی تین خصلتیں عطا فرماتا ہے۔ دریا جیسی سخاوت زمین جیسی عاجزی اور آفتاب کی طرح شفقتِ عوام۔

(تذکرۃ الاولیاء)

اور کوئی اس شفیق آقا کا ایک واقعہ سنو کہ مزدور اور مقہور کا احترام اس نے قائم کیا یا کسی جرمنی فلسفی نے

مدینہ میں ایک بدصورت شخص تھا جس کا نام تھا زاہر وہ ایک دن منڈی میں کوئی مزدوری کر رہا تھا کہ آقائے مدنی آئے اور پیچھے سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا گویا کہا بوجھو تو جانیں۔ اس نے سوچا مجھ سے پیار کرنے والا اس خواجہ غریب نواز کے بغیر کون ہو سکتا ہے وہ لگا اپنی پشت کو حضور کے سینہ سے ملنے حضور نے یہ ماجرا دیکھا تو آقا یوں گویا ہوئے۔ بھئی کوئی اس غلام کا خریدار ہے۔ زاہر کو اپنی قیمت معلوم تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری بولی بہت تھوڑی ہوگی۔ میں تو مندا مال ہوں۔ میرے آقا زاہر کی قیمت جانتے تھے آپ نے بولی کو چڑھایا اور فرمایا تو خدائے ذوالعرش کے نزدیک بہت مہنگا ہے۔ تیری قیمت کم نہیں ہے۔

ایک اور نیک دل مسلمان بادشاہ کا عمل ملاحظہ فرمائیے اورنگ زیب جو خاندانِ مغلیہ کا بادشاہ تھا ٹوپیاں سی کر اپنا گذارہ کرتا تھا۔ جب فوت ہوئے تو ان کے کفن پر چار روپے دو آنہ خرچ ہوئے۔ تین سو پانچ روپے جو اس نے قرآن شریف نقل کر کے کمائے تھے اس کے متعلق وصیت کر گئے کہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے

(اردو کورس مصنفہ شیخ محمد اکرم صفحہ ۱۷۱)

بچوں پر شفقت

نوعِ انسان میں سے کمزور اور ضعیف طبقہ بچے ہیں جو خصوصی پیار کے مستحق ہیں وہ مسلمان کے ہوں یا غیر مسلم کے یکساں پیار کے مستحق ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم چھوٹے بچوں سے خصوصی شفقت فرماتے۔ سواری پر ہوتے تو بچوں کو آگے پیچھے سوار کر لیتے

نیا پھل آتا تو بچوں کو عطا فرماتے۔ چھوٹے بچوں کا پیار لیتے۔ ایک بار آپ اپنے نواسے سے پیار کر رہے تھے کہ اقرع بن حابس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بچوں کا پیار لے رہے ہیں میرے دس بچے ہیں۔ میں نے کبھی کسی کو نہیں چوما۔ فرمایا اقرع اگر تیرے سینہ میں پتھر کا دل ہو تو میں کیا کروں

اقرع من لا یرحم لا یرحم۔ اقرع جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا

(بخاری کتاب الادب)

(ادب المفرد باب قبلۃ الصبیان)

بچوں پر آپ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ آپ بچوں کی تکلیف پر آبدیدہ ہو جاتے! بچے شکر خوش ہوں گے کہ حضور نے فرمایا جس طرح بچوں پر ماں باپ کا حق ہے اسی طرح ماں باپ پر بھی بچوں کا حق ہے۔

مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے۔ حسن بن اسود روایت کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں حضور کو اطلاع ملی کہ بعض بچے بھی مخالفین کے قتل ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا۔ انہوں نے بچوں کو بھی جنگ کی لپیٹ میں لے لیا

کسی نے عرض کی حضور "اولیس ابناء المشرکین" یہ تو مشرکین کے بچے ہیں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکوں کے بچوں کو بھی اعلیٰ صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں۔ بچے تو سبھی فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتے ہیں اور بچوں کے قتل پر بار بار افسوس فرماتے رہے (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴)

حضور نماز پڑھا رہے تھے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کے حضور دراز نیاز ہیں۔ حضرت انس بن مالک خادم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انی لاسمع بکاء الصبی
وانا فی الصلوٰۃ فاخفف
مخافۃ ان تفتتن امہ

ترمذی ابواب الصلوٰۃ

میں نماز میں ہوتا ہوں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ مبادا اس کی ماں فتنہ میں پڑے۔ اللہ اللہ کیا شفقت ہے بچے پر بھی اور اس کی ماں پر بھی کہ بچے کو روتے سنا تو نماز مختصر کر دی۔

بایزید بسطامی کا ایک ہمسایہ آتش پرست تھا رات گھر میں چراغ نہ ہونے کی وجہ سے تاریکی کی وجہ سے اس کا بچہ روتا تھا۔ آپ چراغ اٹھا کے اس کے گھر کی طرف لے جاتے بچہ خاموش ہو جاتا۔ خود آتش پرست کہیں باہر گیا ہوا تھا واپس آیا تو اہل خانہ نے بایزید بسطامی کی شفقت کا ذکر کیا۔ آتش پرست آپ کے اس نیک سلوک کی وجہ سے مسلمان ہو گیا۔

(انوار اولیاء کامل رئیس احمد جعفری صفحہ ۴۵)

سری سقطی فرماتے ہیں میں نے عید کے دن معروف کرخی کو خرما کی گٹھلیاں اکٹھے کرتے دیکھا پوچھا کیا کر رہے ہو۔ فرمایا ایک بچہ رو رہا تھا میں نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا میں یتیم ہوں دوسرے لڑکوں کے پاس نئے کپڑے ہیں میرے پاس نہیں ہیں۔ میں نے چاہا کہ گٹھلیاں اکٹھی کر کے فروخت کروں اور اسکو اخروٹ خرید دوں تاکہ کھیلے اور روئے نہ سری سقطی نے کہا یہ کام میرے ذمہ رہنے دیجئے ـــــ چنانچہ لڑکے کو نئے کپڑے خرید کر دئے اور اخروٹ کھیلنے کے لئے دئے۔ سری سقطی کہتے ہیں اس دن میرے دل میں نور خدا جلوہ گر ہو گیا۔

(انوار الاولیاء کامل صفحہ ۱۳۳)

بوڑھوں پر شفقت

نوعِ انسان میں رحم و احترام کے مستحق وہ بھی ہیں جو زندگی کے منازل میں سے گزرتے ہوئے آخری منزل کے منتظر ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ چند بچوں نے ایک بوڑھے کا سوٹا چھپا رکھا ہے اور بوڑھے کو دقت ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا ان کا سوٹا انہیں واپس کر دو۔ آپ نے فرمایا:۔

ما اکرم شاب شیخا لسنہ
الا قیض اللہ لہ من
یکرمہ عند سنہ

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

اگر کوئی نوجوان کسی بوڑھے کو اس کی عمر کی وجہ سے عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی کسی کو مقرر کر دے گا۔ جو اس کی بڑھاپے میں عزت کرے گا۔

اور آپ فرماتے ہیں:۔

لیس منا من لم یرحم صغیرنا
ولم یعرف شرف کبیرنا

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کے شرف و عزت کا خیال نہیں رکھتا۔ بوڑھوں پر شفقت ہی کی وجہ سے فرمایا جنگ میں بھی ان کو قتل نہ کیا جائے

(ابن ابی شیبہ روایت انس بن مالک)

مذہبی لوگوں پر شفقت

ملک میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں مذہبی افراد کے لئے وقف کی ہوتی ہیں وہ عملاً سیاست میں حصہ نہیں لیتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے احترام کی تلقین فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم معابد اور گرجوں میں رہنے والوں کو قتل نہ کریں۔

(ابن ابی شیبہ)

عورتوں پر شفقت

اسلام کی آمد سے قبل عورت کا کوئی احترام نہ تھا۔ اس پر ظلم کا یہ حال تھا کہ سوتیلی ماؤں سے نکاح کرتے بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے۔ عورت کو خاوند کے سامنے دم مارنے کی مجال نہ تھی۔ وہ کوئی مشورہ نہ دے سکتی۔ وہ جنگوں میں اپنے مردوں کو رجزیہ اشعار پڑھ کر جوش دلاتیں تو مردوں کے ساتھ وہ بھی تہ تیغ کی جاتیں اسلام نے اس مظلوم صنف کے سر پر ہاتھ رکھا اسے معاشرہ میں خصوصی شفقت کا حقدار قرار دیا۔ دوسرے مذاہب نے جہاں مرد کو اسے چھونے سے منع کیا (۱ کرنتھیوں) وہاں اسلام نے اس زندگی کے ساتھی سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی۔ فرمایا

خیرکم خیرکم لاھلہ

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے بہتر ہے۔ دوسرے مذاہب نے اسے قیمتی لباس سے منع کیا (پطرس ۳) اسے کلیسا کی مجلس میں بولنے سے منع فرمایا (۱ کرنتھیوں ۱۴) اسے معلم بننے سے منع کیا (تمطاؤس) اسے طلاق و خلع کے حق سے محروم کیا (متی ۱۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس جنس پر شفقت کا عالم تھا کہ ایک کنعانی عورت روتی پیٹتی آئی کہ بدروح میری بیٹی کو ستاتی ہے مجھ پر رحم کر مگر مسیح نے اسے کچھ جواب نہ دیا شاگردوں نے بھی سفارش کی لیکن مسیح نے کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ وہ عورت مسیح کے سامنے سجدہ میں پڑ گئی تب بھی مسیح نے کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ وہ پھر چلائی۔ کہ لڑکوں کے گرے ہوئے ٹکڑے کتے کھا جاتے ہیں تب مسیح کا دل پسیجا۔

(متی ۱۵/ ۲۲-۲۳)

اسلام کی شفقت کی یہ تعلیم ہے کہ دشمن کی مستورات جو میدانِ جنگ میں اپنے مردوں کو تمہارے قتل پر اکساتی ہیں انہیں بھی قتل کرنے کی اجازت نہیں۔

(بخاری کتاب الجہاد)

وہ دشمن عورت جس نے حضورؐ کے چچا حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا۔ جس نے ناک کان کاٹ کر گلے کا ہار بنایا تھا۔ اسے بھی معاف کر دیا۔ یہ جنگِ احد کا واقعہ ہے اور اسی جنگ میں آپ کی تعلیم کا ایک اور شاندار مظاہرہ شفقت ملاحظہ کیجئے۔ احد کے روز حضورؐ نے فرمایا کون اس میری تلوار کا حق ادا کرے گا۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز تھا کئی اکابر صحابہؓ اس اعزاز کے لئے بے تاب تھے لیکن قرعہ فال ابودجانہ کے نام نکلا۔ حضورؐ کے ہم زلف حضرت زبیرؓ بھی اس اعزاز کے خواہشمند تھے وہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں دیکھوں گا۔ ابودجانہ کس طرح اس تلوار کا حق ادا کرتا ہے۔ ابودجانہ نے سر پر سرخ پٹکا باندھا جس کے ایک طرف لکھا ہوا تھا نصر من اللہ وفتح قریب اور دوسری طرف لکھا تھا "الجبانۃ فی الحرب عار ومن فر لم ینج من النار" کہ لڑائی میں بزدلی باعث ننگ ہے اور جو بھاگا وہ جہنم میں گیا یہ پٹکا باندھ کر تلوار سونت کر ابودجانہ جھومتا ہوا ڈالتے ہوئے آگے بڑھے وہ صفوں کو چیر گئے جو مشرک راہ میں آیا واصلِ جہنم کیا اور لشکر کے اخیر میں پہنچ گئے جہاں ہندہ کھڑی تھی۔ (یہ وہی عورت ہے جس نے حمزہؓ کا کلیجہ چبایا تھا اور مثلہ کیا تھا) تلوار بجلی کی مانند تڑپی۔ تلوار قریب دیکھی تو ہندہ مدد کے لئے چلائی لیکن اس وقت مدد کو کون آسکتا تھا۔ اور اپنی مہلت موت کب دینے لگی تھی۔ یکدم ابودجانہ نے تلوار روک لی۔ زبیرؓ نے بعد میں پوچھا۔ ابودجانہ وہ کیا ہوا تھا کیوں رک گئے تھے جبکہ تمہیں پوری قدرت تھی اس کے قتل پر؟ ابودجانہ نے جواب دیا:۔

"اکرمت سیف رسول اللہ۔۔
ان اضرب بہ امرأۃ اکرمت
ان اضرب سیف رسول اللہ
امرأۃ لا ناصر لھا۔"

(زرقانی جلد۲)

کہ میں نے نہ چاہا کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار ایسی عورت کے خون میں نہائے جس کا کوئی مددگار نہ تھا۔ حضورؐ کی تلوار کی عزت کا تقاضا تھا کہ عورت پر یہ نہ پڑے۔

عورت پر شفقت کا ایک اور واقعہ سماعت فرمائیے۔ ایک بار ایک صحابیؓ نے سنایا کہ رسول اللہ

جاہلیت میں میں نے اپنی لڑکی کو زندہ درگور کیا۔ میری بیوی بچی کو چھپا کر پالتی رہی جب بچی جوان ہو گئی تو اس نے بتلایا کہ یہ جوان بیٹی تمہاری ہے تبھی ایک دن جنگل میں جا کر گہرا گڑھا کھود آیا۔ پھر بچی کو کسی بہانے ساتھ لے گیا۔ گڑھے کے کنارے لے جا کر اسے دھکا دے دیا اور اوپر مٹی ڈالنی شروع کی۔ بچی ابا ابا پکارتی رہی اور میں نے مٹی ڈال کر اس کی آواز ہمیشہ کے لئے خاموش کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے فرمایا۔ ظالم! تجھے ترس نہ آیا تو نے کیسے اُسے دفن کر دیا جبکہ وہ تجھے ابا ابا پکارتی رہی اور فرمایا اگر اسلام میں جاہلیت کے کسی فعل کی سزا دینی جائز ہوتی تو میں تجھے اس فعل پر سزا دیتا۔ مسیح پاکؑ کی لختِ جگر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ان اشعار میں یہ نقشہ کھینچا ہے فرماتی ہیں:۔

رکھو پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خون جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی
یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی
وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرا دلواتا ہے

ایک مسکین عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ فوت ہو گئی۔ صحابہؓ نے رات کو ہی اسے دفن کر دیا اور حالات کی نزاکت کی وجہ سے حضورؐ کو اطلاع نہ دی۔ حضورؐ کو پتہ چلا تو فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہ کی پھر اس مسکین عورت کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کیلئے دعا فرمائی۔

ایک بار قافلہ میں مستورات بھی شامل تھیں۔ انجشہ حبشی حدی پڑھ رہے تھے اونٹ مست ہو کر تیز ہو گئے اور آپ نے فرمایا انجشہ آہستہ ہودجوں میں مستورات سوار ہیں۔ (ادب المفرد کتاب المزاح بخاری کتاب الادب)

اسی طرح ایک اور سفر میں حضورؐ کے ساتھ حضورؐ کی ایک زوجہ محترمہ بھی تھیں۔ ہودج گر پڑا حضورؐ بھی زمین پر آ رہے صحابہؓ فوراً لپک کر پہنچے۔ حضورؐ کو اٹھانا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ "القواریر۔ القواریر" پہلے آبگینوں کا خیال کرو۔ آبگینوں کا لفظ اللہ اللہ اس صنفِ نازک کیلئے کیا لفظ وضع فرمایا۔ اس لفظ میں ساری شفقتیں پنہاں ہیں۔ یہ لفظ ہی شفقت کا محرک ہے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ کی ایک نابینا بڑھیا کی خبر گیری کرتے تھے۔ اسے پانی بھر کر لا دیتے وہ کہتے ہیں لیکن میں نے دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے پہلے اس بڑھیا کا کام کر جاتا ہے میں اس ٹوہ میں رہا کہ دیکھوں یہ کون ہے دیکھا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہونے سے پہلے پڑوس کی ایک یتیم لڑکی کی بکریاں دوہ دیتے تھے جب آپ خلیفہ ہو گئے تو وہ بچی کہنے لگی اب میری بکریاں کون دوہا کرے گا۔ آپ نے سنا تو فرمایا:۔ "میری عمر کی قسم انہیں دوہا کروں گا"

اور میں چاہتا ہوں جو خلق میرے تھے ان میں کسی میں تغیر نہ ہو۔"

(اسد الغابہ)

قیدیوں پر شفقت:

جنگ میں دشمن کبھی قیدی بن جاتے ہیں اور اسیرانِ جنگ کہلاتے ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں ہیگ کانفرنس میں جنگی قیدیوں کے لئے مراعات اور آسائشیں مقرر کیں اور یہ رعائتیں اس لئے نہیں دی گئی تھیں کہ وہ ان بے بس افراد کے ساتھ حسنِ سلوک اپنا اخلاقی فرض سمجھتے تھے۔ بلکہ وجہ یہ تھی کہ ہر سلطنت خود اپنے قیدیوں کے بارہ میں خواہشمند تھی کہ دشمن ان کو جذبۂ انتقام کی تسکین کا ذریعہ نہ بنائے۔

اسلام کا مقابلہ مشرکوں سے بھی تھا جن کا کوئی ضابطہ نہ تھا جنگی قیدیوں کے متعلق ہیگ اور جنیوا کانفرنس میں قانون وضع کرنے والو! آج سے چودہ سو سال پہلے بانیٔ اسلام نے یہ اعلان فرمایا تھا:۔

"فکوا العانی یعنی الاسیر و
اطعموا الجائع و عودوا
المریض" (بخاری کتاب الجہاد)

کہ قیدیوں کو آزاد کرو۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

اسلام کے قانونِ اوّل یعنی قرآن پاک میں قیدیوں سے حسن سلوک کی تائید فرمائی جو آیت میں نے مضمون کے شروع میں پڑھی تھی "یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا" اس میں قیدیوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی ہے اور حکم تھا:۔

"جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو
خود پہنو وہی ان کو پہناؤ"

(بخاری کتاب الفتن، مسلم کتاب الزہد)

اور صحابہؓ اسی پر لفظاً و معناً عمل کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابوالیسرؓ کے متعلق وضاحت سے آیا ہے کہ جس قسم کی قمیص خود پہنتے وہی اپنے جنگی قیدی یعنی غلام کو پہناتے اور جس قسم کا تہہ بند اپنا ہوتا اسی کپڑے کا غلام یعنی جنگی قیدی کا ہوتا۔ اسلامی تعلیم میں کسی قیدی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں فرمایا:۔

"ولا تقتلوا اسیرا و من
اغلق بابہ فھو آمن"

(فتوح البلدان ص۲۶)

اگر جنگ میں ماں اور اس کا بچہ قیدی ہو جائیں تو حضورؐ نے انہیں علیحدہ علیحدہ کرنے سے منع فرمایا۔ فرمایا ان میں جدائی نہ ڈالی جائے۔

(ترمذی ابواب السیر)

جنگ میں عورتوں پر شفقت:

عربوں نے جنگ کے لئے جو لفظ وضع کئے تھے اس سے ان کے جنگی تصور کا اندازہ ہوتا ہے ان کے نزدیک اس کے لئے لفظ تھے "النار۔ الرحی۔ الوغی" آگ یعنی بھسم کر دینے والی شور و ہنگامہ۔ چکی یعنی پیس کر رکھ دینے والی ہینڈ ڈھول کی ٹکر۔ سخت مصیبت، گھبراہٹ لیکن اسلام نے دشمن کے مقابلہ میں پہلے صبر اور دعا کی تلقین فرمائی پھر اس کے تلوار بے نیام کرنے ظلم پر کمر باندھ لینے پر تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ لیکن وحشت و بربریت کی اجازت نہیں فصلوں کو اجاڑنے اور آبادیوں کو ویران بنانے کی اجازت نہیں فرمایا۔

"واذا تولی سعی فی الارض
لیفسد فیھا ویھلک
الحرث والنسل واللہ لا
یحب الفساد"

اسلام میں غیر اہل قتال کو قتل کرنے کی اجازت نہیں غیر اہل قتال سے مراد ایسا طبقہ ہے جو عقلاً و عرفاً جنگ میں حصہ نہیں لیتے۔ یورپ کے مدبرین نے پہلی بار قانون کے طور پر نہیں بطور ایک شریفانہ رعایت کے ۱۶۴۸ء میں تیس سالہ جنگ کے خاتمہ پر گروٹیوس کی سفارش کو قبول کیا کہ:۔

"بچوں۔ بڑھوں۔ عورتوں۔
پادریوں۔ کاشتکاروں، تاجروں
اور اسیرانِ جنگ کو قتل و غارت
سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔"

(Barnard paper on Growth of the laws of war (Oxford Essay 1856.)

لیکن بانیٔ اسلام نے ان مدبرین یورپ سے گیارہ سو برس پہلے حضرت خالد بن ولیدؓ کو حکم دیا تھا:۔

"لا تقتلن ذریۃ ولا عسیفا"

(ابن ماجہ)

کہ خبردار کسی بچے یا مزدور کو قتل نہ کرنا۔ اور یہ مضمون پہلے گزر چکا ہے کہ اصحاب صوامع یعنی پادریوں اور راہبوں کو قتل نہ کرنا۔

لیکن ان تہذیب کے دعویداروں کا عمل یہ تھا کہ جنگِ دُول متحدہ بلقان اور ترکی کے درمیان جو ہوئی اس میں مغربی تھریس میں دو لاکھ چالیس ہزار مسلمان غیر محاربین تلوار کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ (بمبئی کرانیکل ۳۱ جولائی ۱۹۲۲ء)

۱۸۳۰ء میں جب فرانس نے الجزائر کا دارالحکومت فتح کیا تو تین دن اس کی فوجیں قتل و غارت میں مشغول رہیں اور ۱۹۲۰ء میں برطانیہ نے عراق میں ایک موسم گرما میں دس ہزار عربوں کو قتل کیا اور ۱۷۹۰ء کی جنگ ترکیہ و روس میں جب روسی فوجیں اسماعیل میں داخل ہوئیں تو انہوں نے مقاتلین و غیر مقاتلین سب کو تلوار کے گھاٹ اتارا۔

درخواست دعا

میرا بھانجا محمد امجد ابن محمد افضل صاحب ریٹائرڈ فلائیٹ سارجنٹ راولپنڈی میں بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احمدی بہن بھائی اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(سیدہ امۃ الکریم۔ دار النصر غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان نظارت خدمت درویشاں

ماہ دسمبر ۷۳ء میں جن اصحاب نے امداد درویشاں کے لئے جو عطیہ جات دئے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزاء بخشے۔ (ناظر خدمت درویشاں)

۱- محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم دار الصدر شرقی ربوہ	۲۰ — ۰۰ روپے
۲- مسز ناصرہ مختار صاحبہ گوجرانوالہ۔	۵۰ — ۰۰ "
۳- محترمہ فضیلہ صاحبہ سوکیہ آف ماریشس	۵۷ — ۰۰ "
۴- سید قمر سلیمان صاحب دار الصدر شرقی ربوہ	۲ — ۰۰ "
۵- چوہدری محمد شفیع صاحب قادر آباد ضلع سیالکوٹ	۵ — ۰۰ "
۶- مولوی عبد الکریم صاحب گوجر چک ۳۶۳/E.B ضلع ساہیوال	۱۹ — ۷۰ "
۷- محترم عطاء حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور	۹۶ — ۰۰ "
۸- " بشیر محمد صاحب دار النصر غربی ربوہ	۵ — ۰۰ "
۹- سید منظور احمد شاہ صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ	۵ — ۰۰ "
۱۰- ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی گوجرانوالہ	۳ — ۰۰ "
۱۱- شیخ حبیب اللہ صاحب مین بازار گوجر خان	۴۰ — ۰۰ "
۱۲- محترم فضل الرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ سانگھڑ	۵ — ۰۰ "
۱۳- محترم محمد عیسیٰ خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ	۲۲ — ۰۰ "
۱۴- حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵ — ۰۰ "
۱۵- محترم عبد الرحمن صاحب راولپنڈی	۱۳ — ۰۰ "
۱۶- " صوفی بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم ربوہ	۱۰ — ۰۰ "
۱۷- چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰ "
۱۸- محترم ڈپٹی محمد حسین صاحب "	۵ — ۰۰ "
۱۹- " صوفی عبد الرحمن صاحب "	۲ — ۰۰ "
۲۰- " ڈاکٹر ممتاز علی خاں صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اللہ یار ضلع ڈیرہ غازی خاں	۷ — ۰۰ "
۲۱- " محترم عبد الرحمان صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۰ — ۰۰ "
۲۲- ایک صاحب بذریعہ وکالت مال ثانی ربوہ	۵۰ — ۰۰ "
۲۳- محترم غلام رسول صاحب شہدادپور	۱۰ — ۰۰ "
۲۴- " عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۲۴ — ۰۰ "
۲۵- " محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد فارم۔ (سندھ)	۵۰ — ۰۰ "
۲۶- " محمد حنیف صاحب بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحمن آباد۔ نواب شاہ (سندھ)	۲ — ۰۰ "
۲۷- " محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ	۱۷ — ۶۲ "
۲۸- محترمہ نعیمہ پراچہ صاحبہ۔ کراچی	۵ — ۰۰ "
۲۹- محترم چوہدری اقبال احمد صاحب کراچی	۱۰۰ — ۰۰ "
۳۰- " ظہور الدین صاحب کھوکھر "	۲۵ — ۰۰ "
۳۱- " غلام حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسرور	۲ — ۰۰ "
۳۲- " حاجی عبد القادر صاحب بھٹی بستی شکرانی بہاولپور	۲ — ۰۰ "
۳۳- محترمہ ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ مانگٹ اونچے گوجرانوالہ	۱۶ — ۰۰ "
۳۴- محترم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۶۰ — ۰۰ "
۳۵- محترم عطاء حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائل پور	۵ — ۰۰ "
۳۶- محترمہ اہلیہ صاحبہ مرحوم میاں محمد حسین صاحب نیلہ گنبد لاہور	۵۰ — ۰۰ "
۳۷- محترم چوہدری عبد الستار صاحب سمن آباد۔ لاہور	۱ — ۰۰ "
۳۸- " پروفیسر عبد الوہاب صاحب سول لائن "	۲۵ — ۰۰ "
۳۹- محترمہ حمیدہ مبشر صاحبہ لاہور چھاؤنی	۲ — ۰۰ "
۴۰- محترم شیخ طاہر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۱۰ — ۰۰ روپے
۴۱- " محمد یوسف صاحب چک ۳۶۳/E.B ساہیوال	۲۰ — ۰۰ "
۴۲- محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اسلام آباد	۱۰ — ۰۰ "
۴۳- محترم میاں عطاء اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۶۳ ضلع ملتان	۸۵ — ۰۰ "
۴۴- محترمہ امۃ المتین افتخار احمد صاحب لاہور	۵۰ — ۰۰ "

وعدہ جات تحریک جدید کی میعاد میں توسیع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وعدہ جات تحریک جدید سال نو کی آخری تاریخ ۳۱ صلح/جنوری تک توسیع فرمادی ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان جلد از جلد وعدے بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نئی وصیت کرنے والوں کیلئے ضروری اعلان

موجودہ گرانی کے پیش نظر اُجرت اشتہارات میں اضافہ کی وجہ سے اُجرت اشاعت وصایا میں اضافہ کرنا پڑا ہے۔ جو مجلس کارپرداز نے دو جگہ اشاعت کی اُجرت مبلغ -/۸ روپے منظور کی ہے۔ لہٰذا آئندہ یکم فروری ۱۹۷۴ء سے نئی وصیت کرنیوالے احباب چندہ اعلان وصیت اس کے مطابق ادا فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

میری نانی جان امام بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد دین صاحب رہتاسی مرحوم لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۰/۲۹ دسمبر کی درمیانی شب بعمر ۸۰ سال اپنے آبائی گاؤں رہتاس ضلع جہلم میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۳۱ دسمبر کو بعد نماز عصر مرحومہ کی نماز جنازہ مسجد مبارک میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ہی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(شمس الدین ابن ملک فضل الدین صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بازیافتہ اشیاء

۲۹ جنوری کی صبح بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے پختہ سڑک کے ساتھ مجھے کچھ نقدی ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے لیں۔

(سردار احمد خادم معلم دفتر وقف جدید۔ ربوہ)

(۲) ۲۹ دسمبر کو ربوہ سے قریباً ۳ بجے چلکر ۸ بجے لاہور پہنچنے والی بس سے مجھے ایک تھرماس ملا ہے۔ جن صاحب کا ہو وہ اطلاع دیں۔ تھرماس انکو پہنچا دیا جائیگا۔

(مرزا مبشر احمد معرفت ملک محمد عبد اللہ انجینئر B/89 J

ربوہ میں الیکٹرانکس ورکشاپ کا قیام

نیو کیمپس ربوہ میں ایک کثیر المقاصد الیکٹرانکس ورکشاپ قائم کی گئی ہے جس کا ایک مقصد نوجوانوں کو الیکٹرانکس میں فنی تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ اس مقصد کے تحت عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ ریڈیو اور ٹیلیویژن سروسنگ کا ایک کورس شروع کیا جائیگا جس کی مدت چھ ماہ ہوگی اور جس کے اختتام پر تربیت پانے والے اس قابل ہو جائیں گے کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن مرمت کا کام کرکے روزی کما سکیں۔ داخلے کیلئے کم از کم قابلیت انٹرمیڈیٹ سائنس ہوگی (میٹرک پاس بھی درخواست دے سکتے ہیں اگر کچھ فنی تجربہ رکھتے ہوں)۔ تربیت کے اوقات صبح ۸ بجے سے دوپہر چار بجے تک ہوا کریں گے۔ ماہانہ فیس -/۳۰ روپے ہوگی۔ کورس شروع ہونے کی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائیگا۔ داخلے کے خواہشمند احباب اپنا نام، تعلیم، عمر وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں:-

الیکٹرانکس ورکشاپ۔ نیو کیمپس۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کرکے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے۔ جب آپ کو یہ نظر آرہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیۃً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی ہوگی۔ آپ ان جذبات کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا۔

پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اپنی نسلوں پر رحم کرو۔ اپنے خاندانوں پر رحم کرو۔ اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو۔ کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔"

(الفضل ۱۹ر مارچ ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے اس خزانہ سے خود بھی واقف ہوں اور اپنی اولادوں اور نسلوں کو بھی متعارف کرتے رہیں تاکہ ہم اور ہماری نسلیں اس عظیم خزانہ کے ہیرے اور جواہرات سے کسی وقت بھی محروم نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

کل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ر جنوری سے ایوان محمود میں کل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ شروع ہے یہ پانچ روز تک جاری رہے گا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ آپ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ اسلام جہاں ذہنی و روحانی قویٰ کی پرورش کرتا ہے وہاں جسمانی استعدادوں کو بھی مکمل طور پر بروئے کار لانے کے لئے راہنمائی کرتا ہے۔ تمام میچ لیگ سسٹم پر ہو رہے ہیں۔ اختتامی تقریب انشاء اللہ العزیز یکم فروری کو بعد دوپہر منعقد ہوگی۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح:- ۱۵ر جنوری ۱۹۷۴ء کے الفضل میں جلسہ سالانہ کے سٹور کے لئے لجنات کی طرف سے موصول شدہ سامان کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں لجنہ چوہڑ کانہ منڈی کا نام چھپنے سے رہ گیا ہے۔ لجنات نوٹ فرمالیں کہ مذکورہ لجنہ نے بھی جلسہ سالانہ کے سٹور کے لئے سامان بھجوایا ہے۔ جزاکم اللہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بازیافتہ صندوق:- لائل پور سے کنڈیاں جانے والی گاڑی پر کوئی دوست ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو سوار ہوئے اور غلطی سے اپنا سامان ریل گاڑی میں چھوڑ کر شاہین آباد یا نشتر آباد اتر گئے۔ جن صاحب کا وہ سامان ہو نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

ربوہ میں تیسرا گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ

۱۵-۱۶-۱۷ر فروری ۱۹۷۴ء

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدا تعالیٰ کے فضل سے تیسرا گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ۱۵-۱۶-۱۷ر فروری ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں نیزہ بازی سنگل، نیزہ بازی سیکشن۔ دوڑ، شتر چال اور نمائش کے مقابلے ہوں گے۔ ہر گھوڑے کی شمولیت کی دس روپے فیس ہوگی۔ احباب کرام اس ٹورنامنٹ میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور مرکز کے اس پروگرام میں پوری دلچسپی لے کر ممنون فرمائیں۔ (مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات نکاح

میرے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ عبدالبصیر حی سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ صادقہ مرزا بی۔اے بنت مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب لوکل گورنمنٹ آفیسر لنڈن (ریٹائرڈ) مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ر جنوری بروز عید الاضحیٰ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرماوے۔

(گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ عبدالحی۔ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

(۲) برادر عزیز چوہدری داؤد احمد کاہلوں سلمہٗ ابن محترم چوہدری محمد اشرف صاحب کاہلوں چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع ساہیوال کا نکاح عزیزہ ناصرہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں آف لائل پور کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(چوہدری ناصر احمد کاہلوں چک ۳۰/۱۱-ایل براستہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

درخواست دعا

کراچی سے مکرم رشید جاوید صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی دادی صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خطرناک اپھارہ بے خطر ہو جاتا ہے
بشرطیکہ آپ کے پاس
اکسیر اپھارہ
کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ سے بفضلہ تعالیٰ اب تک ہزاروں جانوروں کی جان بچ گئی ہے
فی پیکٹ ایک روپیہ۔ فی درجن آٹھ روپے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

سوتی اور ریشمی کپڑے کی مشہور دکان مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴